326

نوحہ

خونِ شبیرؑ ہمیں اب بھی صدا دیتا ہے
ماتمی ہاتھ اُٹھانے کی دعا دیتا ہے

سچے الفاظ ہیں کیا اور صداقت کیا ہے
یہ بتاتا ہے ہمیں حُسنِ شہادت کیا ہے
ابد کہتے ہیں کسے اور عبادت کیا ہے
یہ تو بے دینوں کو توحید سکھا دیتا ہے

آؤ افکارِ یزیدی کو مٹانے کے لیئے
پرچمِ حضرتِ عباسؑ اُٹھانے کے لیئے
دینِ اسلام کی توقیر بچانے کے لیئے
جذبۂ شوقِ شہادت کو بڑھا دیتا ہے

لُٹ گیا آلِ محمدؐ کا حشم واویلا
بے رِدا ہوگئے سب اہلِ حرم واویلا
آگیا شام کا بازارِ ستم واویلا
ذکر اس غم کا تو پتھر کو رُلا دیتا ہے

326 دل پہ جب ہونے لگا عشقِ حسینؑ کا اثر
حرؑ نے طے کر لیا اک رات میں صدیوں کا سفر
اُس کو دنیا میں ملی اُس کی شفاعت کی خبر
عشقِ شبیرؑ ہی منزل کا پتہ دیتا ہے

چھاؤ دنیا پہ صداقت کا اُجالا بن کر
فکرِ مجبور کا مضبوط سہارا بن کر
خطبۂ زینبؑ مضطر کا اشارہ بن کر
یہ عزاداری کے آداب سکھا دیتا ہے

ماتمِ شاہِ شہیداں کا قرینہ سیکھو
نصرتِ آلِ محمدؐ کا سلیقہ سیکھو
زندہ رہنے کا زمانے میں طریقہ سیکھو
کربلا والوں کا پیغام سنا دیتا ہے

نوحہ شبیرؑ کی غربت کا سنا کر دیکھو
ہاتھ ماتم کے لیئے تم بھی اُٹھا کر دیکھو
زخمِ ماتم کو سرِ سینہ سجا کر دیکھو
یہ وہ غم ہے جو ہر اک غم کو بھلا دیتا ہے

326 ہر شبِ غم کے لیئے زندہ سحر ہے اخترؔ
باغِ جنّت کی یہی راہ گُذر ہے اخترؔ
ذکرِ شبیرؑ اُجالوں کا سفر ہے اخترؔ
فکرِ دارین کو ہر اک دل سے مٹا دیتا ہے